درویشی میں بھی عیاری اور سلطانی میں بھی عیاری

تحریر : شیخ محمدیوسف غزنوی

ان دنوں انٹرنیٹ پر القاعدۃ برصغیر کےرہنما "استادفاروق" کا ایک عربی آرٹیکل کا اردوترجمہ"ہمیں چاہیے کہ شہد کی مکھی کی طرح بن جائیں"کے عنوان سے گردش کررہا ہے۔اس آرٹیکل کا بنیادی مقصد تو ظاہراً تو مجاہدین کو نصیحت کرنا تھا اور اس کے لئے اس آرٹیکل میں بڑا مدبرانہ انداز اپنایا گیا ہے۔ لیکن اس آرٹیکل کا اصل مقصد عوام الناس کے اندر الدولۃ الاسلامیہ سے متعلق طرح طرح کے شبہات پیدا کرنے کی کوشش کرنا اور ساتھ ساتھ مسلم علاقوں پر مسلط کلمہ گو طواغیت کے خلاف جہاد ،جوکہ شیخ اسامہ رحمہ اللہ کے امریکہ کے خلاف جہاد کاہی ایک اہم حصہ تھا ،اس سے امت مسلمہ کو اپنے مردود فلسفیانہ نظریات کے ذریعے اس سے دور کرنے کی کوشش کرنا ہے۔

چناچہ اپنے مردود فلسفے کو صحیح ثابت کرنے کے لئے قرآن و سنت یا اسلاف کے حوالہ جات کے بجائے لفظوں کی الٹ پھیر اور بودے اور بھونڈے دلائل کے لئےکا سہارا لیاگیااور مسلمانوں کو ایسے رخ پر چلنے کی دعوت دی گئی ہےجس پرعملی طور پر چلنا اوراس کے لئےکوئی لائحہ عمل ترتیب دینا قیامت تک بھی محال نظر آتا ہے۔

اس حوالے سے اس آرٹیکل کے چند اقتباسات نقل کئے جاتے ہیں تاکہ معلوم ہوسکے کہ صاحب مضمون نے جو دلائل الدولۃ الاسلامیہ کو غلط ثابت کرنے کے لئے نقل کئے ہیں ،وہ دراصل خود ان کے موقف اور القاعدۃ الظواہری کو غلط ثابت کررہےہیں۔

(1)

صاحب مضمون نے اپنے آرٹیکل میں "الدولۃ الاسلامیہ" کو بجائے ایک اسلامی حکومت کے فقط ایک جماعت قراردیا ۔جیساکہ وہ کہتے ہیں کہ :

۔"پس ایسی جماعتوں کو"الدولۃ" سے تعبیر کرنا مسلمانوں کے مقاصد کو داؤ پر لگا نا، ان میں مایوسی پھیلانا اور اسلامی حکومت کے تصور سے متنفر کرنےکا سبب ہے"۔

یہ بات سب اچھی طرح جانتے ہیں کہ موجودہ حالات کے تناظر میں "الدولۃ" سے مراد کیالیاجاتا ہے ؟اس لئے صاحب مضمون کا یہاں "الدولۃ" کا لفظ استعمال کرنے سے مراد بالکل واضح ہے۔ صاحب مضمون نے جس طرح بیک جنبش قلم "الدولۃ الاسلامیہ "جوکہ اب امارت اسلامی کے درجے سے اوپر خلافت کا درجہ حاصل کرچکی ہے ،اس کو ایک جماعت ثابت کرنے کی کوشش کی ہے۔حقیقت یہ ہےکہ القاعدۃ کے چوٹی کے رہنمائوں نے کبھی بھی الدولۃ الاسلامیہ العراق کو ایک "جماعت" سے تعبیر نہیں کیا تھابلکہ انہوں نےنہ صرف اس کو امارت اسلامی افغانستان کے مساوی درجہ دیا بلکہ مستقبل کے حوالے سے امارت اسلامی افغانستان کے بجائے الدولۃالاسلامیہ کو خلافت کے قیام کے طرف ایک اہم پیش خیمہ قراردیا۔

القاعدۃ لاسامہ کے بانی رہنما شیخ مصطفیٰ ابو یزید رحمہ اللہ نے الجزیرۃ چینل کو انٹرویو دیتے ہوئے کہا تھا ؛

۔"جہاں تک معاملہ دو امیر المومنین کا ہے، ایک افغانستان اور ایک عراق میں، تو پہلی بات یہ کہ ان میں سے ہر ایک اپنے علاقہ میں مسلمانوں کے امیر ہیں۔ پس اس طرح کہا جا تا ہے کہ یہ امیر المومنین عراق کے ہیں، اور دوسرے امیر المومنین افغانستان کے ہیں۔ اصل میں مسلمانوں کا ایک ہی امیر (امام) ہوتا ہے، اور یہ بھی تب ہوتا ہے جب خلافت اسلامیہ قائم ہو جائے۔ پس ایسی صورتِ حال میں ایک ہی امیر ہونا چاہیے جو کہ ایک خلیفہ ہو جو تمام مسلمانوں کے لیے ہو لیکن علماء نے اس مسئلہ میں تفصیل بیان کی ہے کہ جب حسبِ دستور حالات نہ ہوں کہ جس میں لوگوں کو ایک امام کے اوپر جمع نہ کیا جا سکتا ہو تو اس معاملہ میں اِن حالات میں اجازت موجود ہے، جو کہ استثنی حالت ہی کہلائے گی، کہ جس میں ایک سے زیادہ امیر مسلمانوں کےلیے مقرر کیے جا سکتے ہیں، لیکن پھر بھی یہ مسلمانوں پر واجب رہے گا کہ وہ مسلسل کاوشوں کے ذریعے ایک امیر (خلیفہ) کو منتخب کرنے کی سعی کریں۔ یہی اس معاملہ کی اصل ہے"۔

شیخ مصطفیٰ ابو یزید رحمہ اللہ کے اس بیان سے کافی امور کی وضاحت ہوجاتی ہے لیکن جو سب سے بڑاامر واضح ہوتا ہےکہ الدولۃ الاسلامیہ کووہ جماعت نہیں بلکہ ایک اسلامی حکومت سمجھتے تھے جس طرح وہ امارت اسلامی افغانستان کو ایک اسلامی حکومت سمجھتے تھے۔

خود شیخ ایمن الظواہری الدولۃ الاسلامیہ کو اپنے واضح بیانات میں ایک اسلامی حکومت اور ریاست قراردےچکے ہیں ۔

ویقول الشیخ الظواهري : (دولة العراق الإسلامية رايتها وعقيدتها من أصفى الرايات والعقائد في العراق،

فهي قد أقامت دولةً إسلاميةً لا تتحاكم إلا للشريعة، وتعلي الانتماء للإسلام والموالاة الإيمانية فوق كل الانتماءات والولاءات. وهو الأمر الذي لا زالت تتلطخ بأوحاله كثيرٌ من الحركات المنتسبة للإسلام، وهي دولةٌ تدعو وتسعى وتجتهد في إعادة دولة الخلافة المنتظرة، وتحرض المسلمين على ذلك).

"دولة العراق الاسلامیۃ عراق میں خالص ترین اسلامی پرچم خالص عقائد اور نظریات کی حامل ہے۔ یہ ایک ایسی اسلامی ریاست ہے جس کی بنیاد شریعت اسلامی ہے۔ اور دولۃ الاسلامیہ کی وابستگی کی بنیاد صرف اسلام اور ایمان کی بنیاد پر اخوت کا رشتہ ہے اور یہ اسلام اور ایمان کی بناء پر اخوت کا رشتہ تمام وابستگیوں اور وفاداریوں سے بڑھ کر ہے۔ اور یہ ایک ایسا امر ہے جو کہ اسلام سے منسوب بہت ساری جماعتوں میں بالادست نہیں ہے۔ اور یہ دولۃ الاسلامیہ ہی کی خصوصیت ہے کہ وہ خلافۃ منتظرۃ کے قیام کی طرف دعوت دیتی اور اسی کے قیام کے لئے اس کی تمام سعی اور جدوجہد ہے اور اسی خلافت علیٰ منہاج النبوۃ کو قائم کرنے کے لئے مسلمانوں کو تحریض دلاتی ہے"۔

"دولة العراق الإسلامية حفظها الله, وهي إمارة شرعية تقوم على منهج شرعي صحيح وتأسست بالشورى

"اللہ تعالیٰ دولۃ الاسلامیہ کی حفاظت فرمائے۔دولۃ الاسلامیہ ایک شرعی امارت ہے جو کہ صحیح شرعی منہج پر قائم ہے ۔ اور اس کی بنیاد مشورے سے عمل میں آئی ہے" ۔

شیخ عطیۃ اللہ رحمہ اللہ نے فرمایا تھا :

"وأن هذه الدولة هي نواة –إن شاء الله- لدولة الإسلام الكبرى والخلافة الراشدة على منهاج النبوة"

"الدولۃ (العراق) ایک ریاست ہے جوکہ انشاء اللہ ایک بڑی اسلامی ریاست اور خلافت راشدہ علی منہاج النبوۃ کا پیش خیمہ ثابت ہوگی"۔

اسی طرح شیخ انور العولقی رحمہ اللہ نے الدولۃ الاسلامیۃ العراق کے قیام کو خلافت کے قیام کی واپسی کا پیش خیمہ قراردیا:۔

۔"میں سمجھتا ہوں کہ (الدولۃ الاسلامیۃ کا عراق میں قیام) یہ ایک یادگار واقعہ ہے، یہ اس خیال کا محرک ہے جو نظریاتی دائرے سے حقیقی دنیا میں قدم بڑھاتا ہے، اس خیال کو عملی جامہ پہناتا ہے کہ ہمیں اسلامی حکومت اور اسلامی خلافت کو دنیا میں قائم کرنا ہے۔ چناچہ (الدولۃ الاسلامیۃ کے قیام سے) یہ کام فقط باتوں تک محدود نہیں رہ گیا، بلکہ یہ فعل کا نام بن گیا ہے اور یہ اس

حقیقت کی عکاسی کرتا ہے کہ اس دفعہ مجاہدین صرف اپنا کام ہی نہیں کریں گے یا پھر صرف معرکوں تک ہی محدود رہیں گے اور پھر کسی دوسرے کو اجازت دے دی جائے کہ وہ ان کی کوششوں کے ثمرات کو سمیٹ کرلے جائے بلکہ ان کی نیت یہ ہے نہ صرف ان حملہ آوروں کو اپنی زمینوں سے باہر نکال دیا جائے، اور اس کی جگہ کسی اور منافق کو آنے کی بھی اجازت نہ دی جائے بلکہ ساتھ ہی وہ اسلامی ریاست کا ایسا منصوبہ رکھتے ہیں جو خلافت کی واپسی کا پیش خیمہ بنے گا۔بھائیو اور بہنو! ہم رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کی حدیث کے آخری حصہ کی طرف بڑھ رہے ہیں جو بیان کرتی ہے ((ثم تکون خلافۃ علیٰ منہاج النبوۃ)) "پھر منہج نبوت کے اوپر خلافت قائم ہو گی"۔
(بحوالہ سلسلۂ حیات نمبر: ۱)

ان تمام دلائل و حقائق کے باوجود بیک جنبش قلم الدولۃ الاسلامیہ اسلامی حکومت سے ایک جماعت قراردینا کھلی علمی خیانت ہے۔

(2)

صاحب مضمون الدولۃ الاسلامیہ کے بغضِ ناحق میں اس قدر گرفتار نظر آتے ہیں کہ انہیں یہ محسوس ہی نہیں ہو ا کہ انہوں نے الدولۃ الاسلامیہ کےبطور ایک اسلامی ریاست ، رد کرنے اور اس کو ایک جماعت ثابت کرنے لئے جو بھونڈے دلائل کھڑے کئے ہیں، اس کی زدمیں وہ خود اور القاعدۃ کی سابقہ اور موجودہ قیادت ،اس کا منہج خود بخود زمین بوس ہوجاتا ہے بلکہ امارت اسلامی افغانستان جس کی طرف وہ مسلمانوں کو اب تک بلارہے ہیں، اس کی بطورامارت اسلامی کی حیثیت ازخود ان کے فلسفے کے مطابق ختم ہوجاتی ہے۔

پڑھیئےاور جہاں صاحب مضمون نے الدولۃ کا لفظ استعمال کیا ہےاس کے ساتھ امارت کا لفظ بھی ساتھ ملالیجئے اور پھرصاحب مضمون کی عقل پر ماتم کیجئے:

۔"مقدور بھر طاقت اور وسائل سے پہلے ملکوں اور امارت کا اعلان کرنے میں جلدی نہ کی جائے۔ پس شریعت محض ناموں اور ظاہری چیزوں پر فیصلہ نہیں کرتی بلکہ حقائق کا اعتبار کرتی ہے ۔ الغرض غیر متمکن اور کمزور جماعتوں کو ملک و امارت کے ساتھ تعبیر کرنے میں جلدی نہ کی جائے۔بار بار کے تجربوں سے یہ ثابت ہوچکا ہے کہ مضبوط عالمی جاہلی نظام کی موجودگی میں اگر کسی جماعت کو جزوی شان وشوکت کی بنیاد پر کسی مخصوص خطے میں تمکین حاصل ہو بھی جائے تو وہ حقیقی تمکین نہیں ہوتی،(عالمی جاہلی نظام کی موجودگی میں)ایسی جمات نہ تو اپنی حدود کا تحفظ کرپاتی ہے نہ ہی اپنی رعایا کا دفاع۔ نیز ایسی جماعت یاتنظیم اپنے زیرِ سایہ بسنے

والےلاکھوں عوام کو ان کی روز مرہ ضروریاتِ زندگی تک فراہم کرنے سے قاصر رہتی ہےاور ان کی قوت و طاقت کفریہ طاقتوں کے محض متوجہ ہوجانے سے ہی ختم ہوجاتی ہے۔پس ایسی جماعتوں کو"الدولۃ"(یا امارت) سے تعبیر کرنا مسلمانوں کے مقاصد کو داؤ پر لگا نا، ان میں مایوسی پھیلانا اور اسلامی حکومت کے تصور سے متنفر کرنےکا سبب ہے"۔

اگر درج بالا فلسفے پر الدولۃ الاسلامیہ کو رکھ کر اس کو اسلامی حکومت کے بجائے ایک جماعت کا درجہ دےدیا جائے تو اوپر ذکر کردہ معیارات پر الدولۃ الاسلامیہ کے مقابلے میں امارت اسلامی افغانستان سینکڑوں درجے نیچے کھڑی نظر آتی ہے۔لیکن اس کے باوجود الدولۃ الاسلامیہ کو ایک جماعت قراردینا اور امارت اسلامی افغانستان جوکہ اب اپنی سرزمین کو افغانستان سے باہر کسی بھی بیرونی طاقت کے خلاف استعمال پر یقین نہیں رکھتی، اس کو پوری دنیا کےمسلمانوں کی قیادت وسیادت سونپنے کی باتیں کرنا اندھے کنوئیں میں گرنے کے سوا اور کچھ نہیں۔

امارت اسلامی افغانستان کا تو اب موقف یہ ہے کہ :

"۔"عالمی دنیا" اور " پڑوسی ممالک " کو حسب سابق ایک بارپھر یہ اطمینان دلاتے ہیں کہ ہماری جنگ آزادانہ اسلامی نظام اور اپنے ملک کی آزادی کے لیے ہے ۔ ہم پڑوسی ، خطے اور عالمی ممالک کے معاملا ت میں مداخلت کا ارادہ رکھتے ہیں نہ ان کی جانب سے کوئی ضررساں اقدام قابل برداشت سمجھتے ہیں ۔ اور ان سے بھی ایسے ہی موقف کی امید رکھتے ہیں ۔ تمام سرحدی علاقوں میں موجود مجاہدین کو ہدایت دیتا ہوں کہ اپنے سرحدوں کی حفاظت کریں اور دوطرفہ احترام کی بنیاد پر پڑوسی ممالک سے اچھے تعلقات قائم کریں ۔ "
(ملا عمرکا بیان ۔ عید الفطر1435ھ)

قطر میں امارت اسلامی افغانستا ن کا دفتر ،جس کے بارے میں ملاعمر کا موقف یہ ہے کہ :

"امارت اسلامیہ کے سیاسی دفترکی کوششوں سے {جوہماری ہدایات کے مطابق اقدامات کرتا ہے} عالمی اور داخلی سطح پر امارت اسلامیہ کو سیاسی وجاہت اور مقام مل گیا ہے"۔(ملا عمرکا بیان ۔ عید الفطر1435ھ)

اس دفتر کے قیام کے پہلے ہی دن پریس کانفرنس میں یہ بیان دیا گیا:

""امارت اسلامی افغانستان کسی گروپ کو دوسرے ممالک کو کسی خطرے سے دوچار کرنے یا کسی دوسرے ملک کو ڈرانے دھمکانے کے لیے افغان سرزمین کو استعمال کرنے کی اجازت نہیں

دے گی"۔

(العربیہ نیوز۔منگل 9 شعبان 1434ھ ۔ 18 جون 2013م)

قطر جوکہ امارت اسلامی افغانستان پر امریکی حملے کے وقت سے امریکی افواج کا جزیرۃ عرب میں سب سے بڑا فوجی اڈہ بنا ہوا ہے اور پھر عراق میں لاکھوں مسلمانوں کے قتل عام میں ان اڈوں کا استعمال کے باوجود قطر کے طاغوت کے لئےملا عمر کی جانب سے (ان کے بیان کے مطابق۔ حقیقت سے اللہ ہی واقف ہےکہ ملا عمر حیات ہیں یا شہید ہوگئے ہیں یا قید میں ہیں) ایسی دعا کرنا جیسے کہ عبدالرحمان السدیس نےطاغوت پاکستان پرویز مشرف کے لئے دعا مانگی تھی۔لیکن ان حقائق کے باوجود صاحب مضمون کا خوش فہمیوں کا شکار ہوکر یہ کہناکہ:

"ہم سمجھتے ہیں کہ ہر مجاہد بلکہ ہر مسلمان کی گردن پر امارتِ اسلامیہ کا قرض ہے اور موجودہ دور میں ایسےشرعی،اجتماعی اور تکوینی عوامل پائے جاتے ہیں جو ان کو امت کی سیادت و قیادت کرنے کا اہل بناتے ہیں۔ پس اسی وجہ سے ہم تمام مسلمانوں کو ان کے گرد جمع ، ان سے بیعت کرنے ، ان کی خیر خواہی چاہنے، ان کو مضبوط بنانے اور قول وعمل سے ان کی مدد کرنے کی دعوت دیتے ہیں۔۔۔۔۔١٦۔ امارت اسلامیہ افغانستان کے گرد جمع ہونا اوراس کی قول وعمل سے تائید ونصرت کرنا"۔

دراصل مسلمانوں کودھوکے میں رکھنا اور ان کو اصل مقصد خلافت سے دور ہٹانا ہے۔

اور صاحب مضمون کا حا ل یہ ہے کہ اگر کوئی ملا عمر (کے بیان پران)کی پالیسوں پر تنقید کرے توغم سے بے حال ہوجاتے ہیں:

"ہمیں سخت رنج ہوا جب گزشتہ ایام میں ہم نے دیکھا کہ بعض لوگوں کی طرف سےامارت اسلامیہ کے منہج پر اعتراضات کی بوچھاڑ ہوئی"۔

یہ ساری باتیں صاحب مضمون کی بے بصیری ، کم فہمی یا علمی خیانت کوواضح طورپر ظاہر کردیتی ہیں۔کیایہ سراسر دوغلاپن نہیں ہے کہ اپنی پسند کی چیزوں پرکچھ اور اصول لاگو کئے جائیں اور ناپسندیدہ چیزوں پر کچھ اور اصولوں کا اطلاق کیا جائے۔کیا اسلامی احکامات کو اپنی انا، خودپسندی کی بنیاد پرتقسیم کرنے والےعالمی جہاد کے داعی اور مجاہد ہوسکتے ہیں؟
آخر میں یہ بات ذکر کرنا بھی نفع سے خالی نہیں ہوگا کہ جن دوبزرگ علمائے ربانین کا ذکر صاحب مضمون نے کیا ہے ان میں سے ایک شیخ ابو محمد عاصم المقدسی انہی اصولوں کی بنیاد پر افغانستان سے باہر کے لوگوں کی ملاعمر سے بیعت کو بے اصل قراردے چکے ہیں(عضو اللجنة

الشرعیۃعلی المنبر۔رقم السؤال: 8359)۔بس تو پھر ان علماء کی تازہ تحقیق کےمطابق القاعدۃ کوختم کردینا چاہیے اور شیخ اسامہ کے منہج سے کھلم کھلا اعلان برات کردینا چاہیے۔کیا کہتے ہیں صاحبان حال اس پر ۔۔۔۔؟؟

(3)

نکتہ نمبر 2 میں جن اصولوں کی بناء پر صاحب مضمون نے الدولۃ الاسلامیہ کو ایک اسلامی حکومت سے ایک جماعت کےمحدود سانچے میں ڈھالا اور پھرگویا ہوئے:

"اور اس بنیاد پر بھی مسلمانوں کومستحق قتال نہیں سمجھتے کہ وہ کسی جہادی جماعت سے الگ ہوکر امت کے باغی ہوگئے ہیں کہ باغی کی سزا شرعاً قتال ہے" ۔

سمجھنے کی بات یہ ہے کہ نکتہ نمبر 2 کے انہی اصولوں کی بنیاد پرامارت اسلامی افغانستان بھی کسی صورت اسلامی حکومت کی تعریف پر صادق نہیں آتی۔کیونکہ جو تمکن اور استحکام امریکہ کے حملے سے پہلےاور بعد میں بھی الدولۃ الاسلامیہ کو حاصل ہے،وہ امارت اسلامیہ افغانستان پر امریکی حملے سے پہلےبھی امارت کو اس درجے حاصل نہ تھا۔

لہذا امارت اسلامی افغانستان کی جانب سے نائن الیون سے پہلے جو شمالی اتحاد و دیگر جہادی جماعتوں سے قتال کیا گیا ،اس کو بھی غلط قراردیا جائے۔جن علماء (مثلا مفتی نظام الدین شامزئی رحمہ اللہ)نے اس وقت طالبان کے مقابلے میں آنے والے ہر گروہ کو "باغی " قراردے کر اس کے خلاف قتال کو جائز قراردیا تھا اس کو کالعدم قراردیا جائے اور اس کام میں اس وقت شیخ اسامہ رحمہ اللہ نے طالبان کی جو معاونت کی تھی اس سےبھی برات کی جائے ۔

اس ضمن میں آخری بات عقل والوں کے لئے یہ ہے کہ اصولی طور پرصاحب مضمون اورالقاعدۃ الظواہری ،امارت اسلامی افغانستان کوعملی طور پر اب ایک جماعت قراردے چکی ہے اور اس حوالے سے شیخ اسامہ رحمہ اللہ کے منہج سےبھی کھلی اعلان برات کرچکی ہے۔ یقین نہ آئے تو یہ پیراگراف بار بار غور سے پڑھئیے:

"بار بار کے تجربوں سے یہ ثابت ہوچکا ہے کہ مضبوط عالمی جاہلی نظام کی موجودگی میں اگر کسی" جماعت" کو جزوی شان وشوکت کی بنیاد پر کسی مخصوص خطے میں تمکین حاصل ہو بھی جائے، تو وہ حقیقی تمکین نہیں ہوتی،(عالمی جاہلی نظام کی موجودگی میں)ایسی "جماعت "نہ تو اپنی حدود کا تحفظ کرپاتی ہے نہ ہی اپنی رعایا کا دفاع۔ نیز ایسی "جماعت" یاتنظیم اپنے زیرِ سایہ بسنے

والےلاکھوں عوام کو ان کی روز مرہ ضروریاتِ زندگی تک فراہم کرنے سے قاصر رہتی ہےاور ان کی قوت و طاقت کفریہ طاقتوں کے محض متوجہ ہوجانے سے ہی ختم ہوجاتی ہے"۔

کیا عقل رکھنے والے اب بھی دھوکے میں رہیں گے۔۔۔۔؟؟؟۔

(4)

صاحب مضمون نے مبہم اور غیرواضح الفاظ کے ذریعے شاطرانہ انداز میں یہ بات ثابت کرنے کی کوشش کی ہےکہ شیخ اسامہ رحمہ اللہ کے طاغوت اکبر امریکہ کے خلاف عالمی جہاد کے منہج میں، عالم اسلام پر مسلط امریکہ کے اتحادی کلمہ گو طواغیت کےخلاف جہاد شامل نہیں تھا۔لہذا جہاد صرف صرف ان مقبوضہ علاقوں میں کیا جائے جوکہ براہ راست امریکہ کے قبضے میں ہوں اور ان کلمہ گو طواغیت کے خلاف جہاد سے اجتناب کیا جائے جوکہ عالم اسلام پر اپنا طاغوتی نظام مسلط کئے بیٹھے ہیں۔

صاحب مضمون کہتے ہیں:

" او رقتال کا رخ "کفار "کے ان لشکروں کی طرف رکھا جائے جو مسلم سرزمینوں پر "قابض" ہیں اور اپنی جد وجہد کو عالمی نظام کے ڈھانےپر مرکوز رکھا جائے۔ اس سلسلے میں زہر یلے سانپ امریکہ کے سر پر مسلسل چوٹیں اور ضربیں لگائی جائیں یہاں تک کہ وہ دھڑام سے
گرجائے۔۔۔۔اسی لیے ہم ہر ایسے اقدام سے بچتے ہیں جو مجاہدین کی جماعت کو اِدھر اُدھر کے معرکوں میں دھکیل دے۔۔۔۔"

پھر اس بیان کردہ اپنے منہج کو شیخ اسامہ رحمہ اللہ کی طرف یوں منسوب کرتے ہیں:

"ہمیشہ ہماری کوشش ہوتی ہے کہ ہم اسی مرکزی نکتہ پر قائم رہیں جسے قافلہ ء مجاہدین کے قائدین "نے متعین کیاجن کے سربراہ شیخ شہید اسامہ بن لادن ؒ تھے"۔

حقیقت یہ ہے کہ صاحب مضمون کا بیان کردہ منہج، القاعدۃ الظواہری کی موجودہ قیادت کا تو ہوسکتا ہےجس میں مرتد طواغیت کے خلاف جہاد شامل نہ ہو لیکن یہ شیخ اسامہ رحمہ اللہ کا منہج نہیں ہوسکتا!یہ منہج پاکستانی اور سعودی ایجنسیوں کی تعبیدار نام نہاد جہادی جماعتوں کااور ان تنخواہ دار دانشوروں (جن میں سر فہرست جماعت الدعوۃ پاکستان کے سربراہ حافظ سعید کےبھائی حامد کمال الدین صاحب جن کےنام نہاد فلسفوں کی جھلک صاحب مضمون کے آرٹیکل

میں صاف دیکھی جاسکتی ہے) کا تو ہوسکتا ہے،جوکہ صرف ان علاقوں پر جہاد کی قائل ہیں جہاں کفار کا براہ راست قبضہ ہو،جیسے افغانستان ،کشمیر وغیرہ ۔لیکن یہ منہج شیخ اسامہ رحمہ اللہ کا ہرگز نہیں تھا کہ وہ مرتد طواغیت کے خلاف جہاد کو امریکہ کےخلاف جہادکا ہی حصہ نہ سمجھتے ہوں۔اس بات کے ثبوت کے لئے سب سے بڑی مثال جہاد پاکستان ہے، جس کی پکار لال مسجد واقعہ کے فوراً بعد خود شیخ اسامہ رحمہ اللہ نےلگائی تھی۔

سوال تو ادھر یہ بھی پیدا ہوتا ہے کہ آج پھر القاعدۃ نے شام کامحاذ میں کیوں شمولیت اختیار کی جبکہ ابھی ادھر امریکہ کا کوئی وجود ہی نہیں تھا۔کیا یہ خود اپنے منہج سے انحراف نہیں؟آخری بات ہے یہ کہ ذرا مسلم علاقوں پرمسلط اس مرتد کلمہ گو طاغوت کا نام پتہ بتادیا جائےجوکہ امریکہ کی مسلط کردہ جنگ میں اتحادی نہ ہو۔۔۔!!۔

بس بے عقل لوگ ہی اب دھوکے کا شکار رہیں گے۔۔۔۔!!!۔

(5)

"۱۲۔ مقدور بھر وسائل اور بقدر کفایت تمکین اور شوکت حاصل ہونے سے پہلے امارت و ملک کے اعلان میں جلدی نہ کرنا"۔

صاحب مضمون کے اس نکتے سےیہ واضح ہوتا ہے کہ وہ اور القاعدۃ الظواہری افراط و تفریط کا شکار ہیں ۔چناچہ اس بیان سے ان لوگوں کی غلط فہمی دور ہوجانی چاہیے کہ جو السحاب وغیرہ کی حال ہی میں جاری کردہ ویڈیو کی وجہ سے ملا عمر کو خلیفہ کے طور لیتے ہیں اور ملا عمر کی بیعت خلافت کی بیعت سمجھتے ہیں ۔اگر تو ملا عمر کی بیعت خلافت کےلئے لی گئی تھی تو پھر یہ نئی نئی امارات کی بات کرنا کیا معنی رکھتا ہے۔۔؟؟
اصل ماجرا یہ ہےکہ نہ اگلتے بنتی ہے اور نہ ہی نگلتے بنتی ہے۔۔۔۔!!!۔

(6)

صاحب مضمون کا یہ دعویٰ کہ :

" اور ان میں سب سے اہم نکتہ ؛ امریکہ جیسے ناگ اور اس کا بغل بچہ اسرائیل کا سر کچلنا اور مسلم ممالک اوران کے مقدس مقامات کی آزادی کےلیے جہاد کرنا ہے"۔

اور حال یہ ہے کہ القاعدۃالظواہری پچھلے چھ ماہ سے شام میں اسرائیل کی سرحد پر بیٹھی ہوئی

ہے اور اس نےاب تک ایک گولی بھی نہیں چلائی اسرائیل کے خلاف اور اسرائیل کے افسران نے بھی اس بات کا اعتراف کیا کہ ہمارے القاعدۃ الظواہری سےشام کی سرحد پر اچھے تعلقات ہیں۔

البتہ الدولۃ الاسلامیہ کے خلاف ہر بے دین(جیسے جمال معروف) ،مرتد سیکولروں(جیسے پی کے کے)اور سعودی ایجنسیوں کے غلاموں (زہران علوش)سے اتحاد کرنے کے لئے ہر دم تیار نظر آتی ہے!!۔اسرائیل کی سرحد پرآن کر القاعدۃ الظواہری کا منہج کس غار میں جاکر چھپ جاتا ہے ۔

سمجھداروں کے لئے اس میں بڑی نشانیاں ہیں۔۔۔۔!!۔

یہ ہیں صاحب مضمون کے لکھے گئے آرٹیکل میں وہ موشگافیاں اور بھول بھلیاں جن پر چل کروہ خود گہری کھائی میں گرنا چاہتے ہیں بلکہ امت مسلمہ کو بھی اس گہری کھائی میں اپنے ساتھ گرانا چاہتے ہیں۔شاعر مشرق سے معذرت کے ساتھ:

خدایا تیرے یہ سادہ دل بندہ کدھر جائے کہ
درویشی میں بھی عیاری اور سلطانی میں بھی عیاری